كلمة المدير

مسلمانوں کا عروج وزوال......تاریخ کے آئینہ میں!

امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کا فکر انگیز خطبہ جمعہ

8-9 اپریل 2004 جمعرات، جمعہ سرگودھا میں ال پاکستان اہلحدیث کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت علامہ پروفیسر ساجد میر نے فرمائی۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں سے ممتاز علماء مفکرین اور دانشوروں نے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں نہایت اہم موضوعات پر قراردادیں منظور کی گئیں۔ یہ کانفرنس انتظامات اور حاضری کے اعتبار سے سابقہ تمام کانفرنسوں سے زیادہ کامیاب رہی۔ وللہ الحمد

کانفرنس کی آخری نشست سے امیر محترم نے نہایت فکر انگیز خطاب کیا۔ اور مسلمانوں کے عروج وزوال کا تاریخی جائزہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح مسلمانوں کو عظمت ملی اور کس شان وشوکت سے انہوں نے حکومت کی۔ وہ وقت تھا جب روم اور ایران ان کے سامنے سرنگوں تھے۔ ہمارے اسلاف نے اسلام کے علم کو ایشیا افریقہ اور یورپ میں سربلند کیا۔ اس کامیابی وکامرانی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے اسلام کو سمجھا قرآن کو عملی زندگی میں داخل کیا اور اس پر عمل کرکے اللہ تعالیٰ سے کئے وعدوں کو پورا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی سبھی وعدے پورے کئے۔ اور کائنات کی ہر چیز کو ان کے تابع کر دیا۔ اولین دور میں جب دریائے نیل خشک ہو گیا تو سیدنا عمرؓ کے ایک خط پر یہ دریا رواں دواں ہو گیا۔ اور صدیاں گزرنے کے باوجود چل رہا ہے ہمارے حکمران زہد وتقویٰ کے پہاڑ تھے۔ قاضی نہایت منصف مزاج اور دنیاوی اغراض اور آسائشوں سے کوسوں میل دور تھے۔ علماء کلمہ حق کہنے میں کسی ملامت اور خوف میں مبتلا نہ تھے۔

انہوں نے نہایت کرب کے ساتھ ان خواص کا تذکرہ کیا جن کے بگڑنے سے مسلمان زبوں حالی کا شکار ہوئے۔ اور اسلامی سلطنت زوال پذیر ہوئی۔ اور آج ہم ذلت وپستی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مسلمانوں کی بربادی کے تین بڑے کردار ہیں، عیش پرست حکمران، جنہوں نے جاگیریں بنانے، دولت جمع کرنے، موسیقی سے دل بہلانے کے علاوہ کچھ نہ کیا مزید اپنی حکومت کے تحفظ کیلئے قتل وغارت کا بازار گرم کئے رکھا۔ دوسرا کردار علماء سوء کا ہے۔ جنہوں نے حکمرانوں کی خوشامد کی اور ان کے ہر عمل کو جائز قرار دیا۔ دولت اور منصب کے حصول کیلئے دین فروش بنے۔ آپ نے اس موقع پر علماء کرام کو نصیحت کی کہ وہ اپنے کردار سے اپنا احترام کرائیں۔ تیسرا کردار امت میں انتشار وافتراق ہے۔ جس سے مسلمان کمزور ہوئے اور تباہی ہمارا مقدر بنی۔

آپ نے کہا کہ آج غیر مسلموں نے ہماری کامیابی اور ناکامی کا مکمل مشاہدہ کیا ہے وہ آج ہماری کمزوری سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مسلمانوں میں باہمی چپقلش کو فروغ دیکر اپنا مطلب پورا کرتے ہیں۔ حکمران آج بھی بش کے سامنے سرنگوں ہیں اور ان کے مفادات کے تحفظ کیلئے مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں۔ خاص کر افغانستان میں اگر پاکستان اپنا کندھا پیش نہ کرتا تو صورت حال مختلف ہوتی۔ عراق مین خون کی ندیاں بہائی جارہی ہیں لیکن مسلمان حکمران خواب غفلت میں ہیں۔

آپ نے اس موقعہ پر مدارس اور مساجد کے کردار کو سراہا اور کہا کہ ان کی کارکردگی ہماری کارکردگی ہے۔ اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے جبکہ حکومت تعلیم کو آغا خان فاؤنڈیشن کے سپرد کرنے کے درپے ہے۔

آپ نے علماء کو متنبہ کیا کہ وہ قول کی بجائے عمل پر توجہ دیں۔ اور عوام کے سامنے بہترین نمونہ پیش کریں۔ یہودی علماء جرائم پیشہ تھے۔ لوگوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے تھے۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیتے تھے۔ جبکہ ہمارا کردار مثالی ہونا چاہئے۔

امیر محترم کا خطبہ جمعہ بلاشبہ ایک مثالی خطاب اور کانفرنس کا حاصل تھا۔ آپ نے جس خوبصورت اور دل آویز انداز سے مسلمانوں کی عظمتوں کا تذکرہ کیا اور موجودہ حالات سے اس کا تقابل کیا۔ وہ حکمرانوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ ہم بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ خواص اس سے سبق حاصل کریں گے۔ اور اپنے عمل اور کردار کی درستگی سے حالات سے بہتر بنائیں گے اور صحیح اسلامی زندگی کا عملی نمونہ پیش کریں گے۔ تاکہ ہم اپنی کھوئی ہوئی میراث کو دوبارہ حاصل کرسکیں۔

یہ بات بھی بڑی واضح ہے کہ ہم اس وقت تک عظمت رفتہ کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک عیش پرست حکمرانوں سے چھٹکارا حاصل نہیں کر لیتے اور نہ ہی مسلمانوں میں اتحاد واتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔ جب تک علماء سوء کا گھناؤنا کردار موجود ہے، فرقہ واریت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنا ہوگا اس کیلئے بہترین طریقہ کتاب وسنت کو اپنانا ہے۔

الریاض...... سعودی عرب میں خودکش بم دھماکہ

گذشتوں دنوں سعودی عرب کے دارالخلافہ الریاض میں پولیس ہیڈکوارٹر کے قریب خودکش بم دھماکہ ہوا جس میں عمارت کو شدید نقصان پہنچا لاتعداد افراد زخمی ہوئے اور ایک کرنل سمیت دس افراد شہید ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ حادثہ ایک ایسے وقت میں رونما ہوا ہے جب عراق میں امریکی فوجیوں کو شدید مزاحمت کا سامنا ہے اور روزانہ کئی امریکی لقمہ اجل بن رہے ہیں اور پوری دنیا کی توجہ عراق پر مبذول ہے۔ جبکہ امریکہ میں بھی صدر بش پر شدید تنقید ہو رہی ہے۔ ایک طبقہ کی رائے کے مطابق الریاض بم دھماکہ محض لوگوں کی توجہ عراق سے ہٹانا ہے۔ جس کے پس منظر میں امریکی مفادات ہیں یہ بات قرین قیاس بھی ہے کیونکہ سعودی عرب جیسے پر امن ملک میں جہاں لوگ پر امن ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہوں بنیادی ضرورتیں گھر کی دہلیز پر میسر ہوں کیونکر کوئی تخریب کاری یا دہشت گردی میں ملوث ہوگا۔ یہ محض ایک سازش ہے جس کے لئے ناسمجھ اور جذباتی نوجوانوں کو آلہ کار بنایا جاتا ہے۔ اور انہیں استعمال کیا جاتا ہے اور ان کے ذریعے قیمتی انسانی خون ناحق بہایا جاتا ہے۔ جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ ایسے درندہ صفت انسان کسی رحم کے قابل نہیں ہیں۔ ان کے خلاف سخت کاروائی کرنی چاہئے اور انہیں قرار واقعی سزا دینی چاہئے اور جو لوگ ان معصوم نوجوانوں کو ورغلا کر ان سے تشدد